لا الہ الا اللہ

منشور محمدی

محمد رسول اللہ

منشور سولان ہمہ محتاج بنجاتم + باختام دہم آمدہ منشور محمدی + توریت بلتور بہ انجیل بانجیل + گویان صفت سیرت ابرور محمدی

نمبر ۱۲ | مورخہ ۱۰ شہر جمادی الاول ۱۲۹۱ ہجری | جلد ۳

استحقار

بعد حمد خداوند احمد مجتبیٰ کے شایقین حق پسند کو بشارت وطالبان راہ ہدایت کو اشارت ہو کہ پرچہ ہذا زمرہ احباب کی جانب سے مہینہ مین تین مرتبہ ۵-۵-۱۰ کو چھپکر جلوہ اشاعت پاتا ہے۔

مقصود اسکی اجرا حقیقت دین اسلام ظاہر کرنا ہے اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید قیمت اسکی بدیشگی للیہ چار روپیہ مع محصولڈاک مقرر ہے اور مابعد المضاعف گورنمنٹ انگریزی اور راجگان گرامی سے بعینہٖ بیشگی ۱۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دہی قیمت لیجاویگی

مضامین مفید مفت اور مضمون خاص باجرت ارزنی سطر طبع ہوگا جملہ خطوط و کتابت و سالانہ رقمت پرچہ ہذا بذریعہ منی آرڈر سو ٹکٹ نصف آنہ بنام ارقم ہونی چاہیے فقط +

العبد
محمد عبد المجید سکرٹری زمرہ احباب بنگلور

بشارت مثیل موسیٰ

یہ رسالہ متبرکہ تصنیف سے مقبول بارگاہ لم یزلی مولانا مولوی جراغ علی صاحب مدظلہ العالی کے ہاتھ سے ہمن موجود ہے اور چھاپا بھی نہایت عمدہ اس رسالے مین ثبوت نبوت آنحضرت صلعم بہت تحقیق سے کی گئی ہے اور انگریزی فارسی و عربی عبارتین بجنسہ نقل ہوی ہین جس صاحب کو کہ خریداری اسکی منظور ہو وہ بار سال قیمت ۲ ر محصولڈاک طلب فرماوین

العبد
محمد عبد المجید سکرٹری زمرہ احباب بنگلور

قبول اسلام

حدیقۃ الاخبار سے منکشف ہوا کہ ایک میم صاحبہ نے بہدایت ہادی مطلق ۵ بجون بروز جمعہ بمقام بمبئی مسجد نکر امین جاکر بنماز جمعہ بخوشی و رضامندی مسلمان ہوی اور ایک لڑکا ہفت سالہ اور ایک لڑکی چہار سالہ بھی رکھتے ہین اور یہ میم صاحبہ مسٹر لشمی ملازم گرین انڈین پنشولر ریلوے کے

بھی کچھ نہ کچھ تحریر ہوتا تو ناظرین اخبار اتحاد اور ارتباط کا مینا اور سلونا
مزا پاتے جناب سائل صاحب کو سمجھنا چاہیے کہ مذاہب انبیا مین بت
پرستون کو اسواسطے برا کہا گیا ہے کہ وہ لوگ خدا کی ذات اور
صفات مین بتون کو شریک سمجھتے ہین اور اپنی حاجات اور مرادات
جنکو خدا کے سوا کوئی پورا نہین کرسکتا چاہتے ہین اور سجدہ اور
عبادت جو خاص خدا کی لئے جایز ہے بتون کیواسطے کرتے ہین سو
بت پتھر اور لکڑی اور سونے اور چاندی کا ہی نہین ہوتا بلکہ
جس انسان کیواسطے خدا کی ذات اور صفات ثابت کئے جاوین
وہی بت ہے عیسائیون نے بڑا بھاری بت مسیح کو بنایا ہے
جن کیتہلک جو انبیا اور اولیا کی تصویرون کی تعظیم اور اونکے
قبرون کی پرستش کرتے ہین اونکو پروٹسٹنٹ بت پرست کہتے ہین
پر جب اونہون نے مسیح کو دوسرا خدا اور روح القدس کو تیسرا خدا
ٹہرایا تو شرک مین کیا باقی رہا کیسنے مردون کو بت بنایا کسی نے
زندون کو کسی نے تصویر جسمانی کو کسی نے صورت خیالی کو دونون
برابر ہین - پوشیدہ نرہے کہ لاتصاحب الا موافقا بہت جگہ
کتب احادیث مین آیا ہے اور قرآن مجید مین بہت سے آیات
ایسے موجود ہین کہ جنسے مشرکین کے اتحاد اور ارتباط سے صاف پرہیز
پایا جاتا ہے اور اسیطرح کتب احادیث مین جناب سرور کائنات
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعتی اور مشرک کے صحبت سے اجتناب
فرمایا ہے اور مومنین کیواسطے تاکید ہے کہ اپنی بھائی مومن سے
اتحاد اور ارتباط کرنا چاہیے اور بس چنانچہ قرآن مجید مین خدا تعالے
فرماتا ہے - یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء
تلقون الیہم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق وقولہ

علیہ السلام انا بری من کل مسلم بین اظہر المشرکین ترجمہ مین
بیزار ہون ایسے مسلمانون سے جو اپنی رہت بہت رکہتا ہو مشرکین
مین انتہی وقولہ تعالی - واخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین
ترجمہ - مومنین کیواسطے بازو خاطر کی پست کر تاکہ اونکی تسلی اور
دلجوئی حاصل ہو - الحاصل سائل صاحب ذی شعور کو ذرا غور کرنا
چاہیے کہ مشرک اور بدعتی کون لوگ ہین اور کون لوگ خدا کے دشمن
اور دوست ہین اور کون لوگ خدا کو کبوتر کے شکل بناتے ہین اور کون
لوگ بطور اوتار خدا کو آدمی کے بھیس مین لاتے ہین اور کون لوگ
خدا کی عبادت کو چھوڑ کر اوسکے مخلوق آتش اور ہوا اور پانی وغیرہ
کی پرستش کرتے ہین - اور کون لوگ خدا کو نعوذ باللہ صلیب
پر چڑہا کر اور ہلاک کرکے اوسے قبر مین گاڑتے ہین اور کون لوگ
صلیب کی پرستش کرتے ہین - اور کون لوگ خدا کو تین حصون
پر تقسیم کرتے ہین اور کون لوگ خدا کو واحد لاشریک اور لایموت
جانتے ہین اور کون لوگ خدا کے قائل نہین ہین جہان اور مافیہا
کو دور و تسلسل کے سپرد کرتے ہین اور کون لوگ ہیولے کو خدا کیطرح
قدیم جانتے ہین اور کون لوگ بدیہی کو مانتے ہین - تو بس
اہل ہنود و پارسی و عیسائی و دیگر مذاہب کے اصول کو سائل صاحب
ذرا ٹٹولین جس مذہب کو شرک اور بدعت سے پاک و صاف پاوین
تو سمجھ جائین کہ اسکے ساتھ اہل اسلام کو از روے شرع محمدی
اتحاد و ارتباط رکہنا لازم و مناسب ہے اور بس اگر در خانہ کیست
حرفی بسیست فقط راقم مرزا موحد -

بقیہ مضمون مولانا مولوی فقیر محمد صاحب مدظلہ العالی

اور فتح الرحمان مین لکہا ہے تا ظاہر شود کہ برا نبیای سابق نیز وحی

نازل میشد انتہیٰ۔

قولہ ماسوا اسکے قرآن تو خود کہتا ہے کہ مین کتب مقدسہ کا محافظ ہون اور اونکو تغیر و تبدل سے محفوظ رکھتا ہون جیسا کہ سورہ مائدہ مین ہے۔ وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب ومہیمنا علیہ یعنے تجھپر ہمنے نازل کی ہے کتاب حق جو تصدیق کرتی ہے اوسکی جو پہلے ہے یعنے توریت وانجیل بیضاوی مین لکھا ہے رقیبا علی سائر الکتب یحفظہ عن التغیر یشہد لہا بالصحۃ والثبات یعنے قرآن محافظ کتب مقدس کا ہے جو اوس کو بدلنے سے محفوظ رکھتا ہے اور گواہی دیتا ہے اوسکی صحت اور ثبات پر **جواب** آیت سے تو صرف اتنا ہی ثابت ہے کہ قرآن توریت وانجیل کی تصدیق کرتا ہے یعنے اونکو یہی کلام الٰہی بتلاتا ہے نہ یہہ کہ اونکو غیر محرف ثابت کرتا ہے وبس۔ اور قاضی بیضاوی کا بیمار صاحب نے مطلب ہی نہین سمجھا اسی لئے اوسکی عبارت کے اولٹے معنے کر گئے کیونکہ اوسکا یہہ مطلب نہین کہ قرآن شریف توریت وانجیل مین تغیر و تبدل واقع ہونے نہین دیتا اور یہہ تو جاہل بھی فوراً معلوم کر سکتا ہے کہ جس حالت مین وہ خود جا بجا اپنی تفسیر مین توریت وانجیل کی تحریف ثابت کرتا ہے تو یہان وہ کسطرح اپنے ہی اقوال سابقہ ولاحقہ کے مخالف ہوکر ایسا کہہ سکتا ہے نعوذ باللہ من ہذا البہتان بلکہ اوسکا تو یہہ مطلب ہے کہ اونکو اگر کوئی شخص تحریف کر ڈالے تو اوسکا مضمون قرآن شریف کے مضمون کے ساتھہ ملانے سے راست ہو سکتا ہے اور محرفین کی جعلسازی اور چالاکی کی قلعی بخوبی کھل سکتی ہے کیونکہ قرآن شریف توحید اور قصص انبیاء اور آنحضرت کی بشارت اور بعض احکام مین توریت وانجیل سے متفق ہے چنانچہ بیضاوی کے مطلب کو تفسیر حسینی مین آیت مذکورہ کی ذیل مین بخوبی واضح کرکے یون لکھا ہے۔ قرآن نگاہبان ہے کتب کی کہ محافظت آن می کند از تغیر یعنے ہر چہ در آنہا تغییر میدہند از روی راست میگوید انتہیٰ۔ اور فتح الرحمان مین لکھا ہے۔ یعنی تحریف را از غیر تحریف جدا می سازد انتہیٰ۔ اور معالم التنزیل مین لکھا ہے۔ وقال الفراء رقیبا وحافظا والمعانی متقاربۃ ومعنی الکل ان کل کتاب یشہد بصحۃ القرآن ہو کتاب اللہ والافلا۔ یعنے کہا ہے فراء نے کہ مہیمنا کے معنے پاسبان اور نگہبان کے ہین اور سب معنی باہم قریب ہین پس خلاصہ سب مضمون کا یہہ ہے کہ ہر ایک کتاب کہ جسکی تصدیق قرآن کرے پس وہ کتاب خدا کی ہے ورنہ نہین انتہیٰ۔ غرضکہ کوئی قول مندرجہ کتب اہل اسلام ایسا نہین کہ جو بیمار صاحب کے بیان کی تائید کرکے مسلمانون کے ایمان مین مخل ہو۔ **قولہ** یہہ جو مولوی صاحب فرماتے ہین کہ کل احکام کتب مقدسہ کے ہماری نزدیک منسوخ ہین اول تو مولوی صاحب کو منسوخ کے معنی یاد نہین خیر یہہ بھی قول اونکا سراسر خلاف ہے کیونکہ امام ابو حنیفہ اپنی کتاب مسند مین احکامات کتب مقدسہ کی نسبت یون لکھتے ہین کل حکم من الاحکام لسابقۃ اذا وجد نسخہ فی القرآن آہ **جواب** میری دانست مین مولوی صاحب نے ہرگز ایسا نہ کیا ہوگا بیشک وہ احکام توریت وانجیل کے جو قرآن شریف یا حدیث یا اجماع یا قیاس سے منسوخ ہوگئے ہین وہی منسوخ ہین باقی مشروع جیسا کہ امام صاحب کے قول سے ثابت ہے مگر یہہ اچھی طرح واضح رہے کہ قرآن شریف کے ہوتے ہمکو توریت وانجیل پر عمل کرنیکی کچھہ ضرورت نہین رہی کیونکہ جملہ علوم اولین وآخرین قرآن شریف مین خدا تعالیٰ نے بیان فرمادیے ہین اب ہمکو اون کتابون پر جو حضرت موسیٰ وعیسیٰ پر نازل ہوی ہین صرف ایمان ہی لانا کافی ہے

جیسا مشکوۃ شریف مین کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین صحیح بخاری کی حدیث نقل ہوی ہے۔ قال ابوہریرۃ کان اہل الکتاب یقرؤن التوراۃ بالعبرانیۃ ویفسرونہا بالعربیۃ لاہل الاسلام فقال رسول اللہ لاتصدقوا اہل الکتاب ولاتکذبوہم وقولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ رواہ البخاری یعنے ابوہریرہ فرماتے ہین کہ اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان مین پڑہا کرتے تہے اور اوسکا بیان عربی زبان مین اہل اسلام کو سنایا کرتے تہے پس یہ حال دیکہکر حضرت نے ہمکو فرمایا کہ نہ تو اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ اونکو جہٹلاؤ بلکہ بطریق اجمال یون کہو کہ ایمان لائے ہم خدا اور اوسپر جو ہمپر نازل کیا گیا اور ایمان لائے ہم اوپر جو حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کو خدا کی طرف سے دیا گیا ہے شیخ عبدالحق صاحب محدث اس حدیث کی شرح مین لکہتے ہین کہ تصدیق نکنید اہل کتاب را در ہیچ چیز شاید کہ تحریف خیانت کردہ باشند و تکذیب نیز نکنید ایشانرا در ہیچ چیز شاید کہ راست می گفتہ باشند زیرا کہ توریت در اصل حق و صدق است لیکن ایشان در بعض مواضع تحریف کردہ و تغییر ہا دادہ اند پس در ہر چہ نقل کنند صدق و کذب محتمل است انتہی اسکے بعد ہمارے مولوی صاحب کتاب مکاشفات سے قول یوحنا کا اور بنا وعید محرفین اناجیل وغیرہ نقل کرکے یون فرماتے ہین قولہ جو مرد و دو کتب مقدسہ مین تحریف یا تبدیل کرے اوسکے لئے یوحنا رسول نے مکاشفات کے ۲۲ فصل و رس ۱۸ مین یون فرمایا ہے کیونکہ مین ہر ایک کو جو اس کتاب یعنے انجیل کی نبوت کی باتون کو سنتا ہے یہ گواہی دیتا ہون کہ اگر کوی اونمین کچہ بڑہا دی یا گہٹا دی تو خدا اون آفتون کو جو اس کتاب مین لکہی ہین اوسپر بڑہا دیگا۔

جواب یہ ہوا اوس شخص کو دیتا جو ناواقف ہو یوحنا نے نہ تو یہان اور نہ کہین انجیل کے محرفین کے حق مین ایسی وعید فرمائی ہے جو آپنے

اپنے ذہن کی خوبی اور روح القدس مزعومی کی مدد سے کچہہ کا کچہہ لیلیا ہے یوحنا تو اس جگہہ صرف مکاشفات کے محرفین کے حق مین یہہ وعید فرما رہا ہے سو ظاہر ہے کہ مکاشفات کے محرفین کی بابت ایسا کہنے سے اناجیل وغیرہ کے محرفین پر یہہ وعید کسیطرح صادق نہین آسکتی کیونکہ یہہ سب جدا جدا کتابین ہین۔ اور اگر یہہ کہو کہ گو یہہ سب کتابین علیحدہ علیحدہ ہین مگر عیسائیون نے اس ساری مجموعہ کو انجیل مان لیا ہے جو ایک کا حکم وہی سب کا حکم ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ اول تو بہت سے علما و فضلا دین عیسوی کتاب مکاشفات کے الہامی ہونے کے قایل ہی نہین بلکہ ۳۱۷ء تک اوسکو کتب الہامیہ مین داخل نہین کیا تہا اور بڑی بڑی محققین عیسائی اس کتاب کو ایک بمعنی اوپر بیہودہ کلام سمجہکر سرے سے نبی کی طرف منسوب کرکے کہتے ہین کہ اوسنے اس کتاب کو لکہا ہے چنانچہ رام نے یہہ سب بیان عیسائیون کی بڑی بڑی مستند کتابون سے نقل کرکے ۱۸۷۳ء کے اخبار کوہ نور بابت ماہ اکتوبر و نومبر مین بجواب خط مصلح مہوضا مفصل ثابت کردیا ہے ناظرین وہان سے دیکہکر اپنی تسلی کرلین۔ دوم یہہ تو طفل مکتب بہی فوراً معلوم کرسکتا ہے کہ یوحنا یہان خاص مکاشفات کے محرفین کی بابت یہہ وعید فرماتا ہے کیونکہ وہ خود تخصیص کرکے یون لکہتا ہے کہ اگر کوی اس نبوت کی کتاب کی باتون مین سے کچہ نکال ڈالے الخ۔ جیسا کہ ۱۹۔ آیت مین ہے۔ نبوت بمعنی پیشین گوی کے ہین اور بقول عیسایان یوحنا نے اس کتاب مین کلیسا کا حال بطور پیشین گوی کے لکہا ہے اسی لئے اسکا نام مکاشفات یا مشاہدات یوحنا رکہا گیا ہے۔ سو اس صورت مین خاص کو عام قرار دینا عقل و نقل کے بالکل برخلاف ہے۔ سوم بالفرض والتقدیر تسلیم بہی کیا جاوے کہ یوحنا کی وعید محرفین اناجیل وغیرہ پر بہی صادق آسکتی ہے تو اسکا کیا جواب ہے کہ جن لوگون نے اناجیل کی آیات کو نکالنا الخ زیادہ کردیا ہے اوپر لوگون

بمقام معسکر بنگلور در مطبع بحر الاسلام متعلق زمرۂ احباب باہتمام محمد عبد المجیب سکرٹری طبع شد

بی بی تمین جو کے دن آگے انتقال کر گیا تھا اور یہہ میم صاحبہ
نہایت قابل و خواندہ و لیاقت دار ہے اوسی روز بلوچی پہلی رجمنٹ
کے سوار میر خانامی سے منعقد ہوے ۔

منشور محمدی خدا صاحبان ہر دو مین محبت دیوے اور صاحب
المخلصین نے بحسن خوبی تمام مطبع رضوی مین چھپوایا ہے ہمارے پاس آیا
سبحان اللہ اس رسالے کی لایق دیدہ مین کن معقول سے اوسمین مصنف
صاحب نے آفتاب کی کشش کے غلط کھینچ کر زمین کے نیچے حرکتون کو کہ فیثا
غورث کی ہیات پر مبنی ہین محال عقلی ثابت کیا اور اسکے معتقدین کو
الزام دیا ہے پس متحقق ہوا کہ جناب مصنف رسالہ کو معقولات مین
بڑی رسائی اور اون کے ذہن کے طائر کو نہایت اوج گرائی تھی کہ اس
وجہ کی تقریرین بلیغ جن سے وقوع مین آئین و نیز جناب مولانا میرزا
موحد صاحب مدظلہ کی قدرشناسی نہایت ثابت ہوتی ہے جنکی حسن سعی
سے ایسا رسالہ نادر الوجود چھپکر ہر ایک کے دیکھنے مین آیا اور اس
آفتاب مشرقتان معقول کو کہ جناب خدا مین متواری تھا انہون نے عالم
پر پھیلایا و اقعی یہہ رسالہ ہر ایک مدرسہ مین رواج دینے کو کیمیا و فیض
بی انتہا ہے اس رسالہ کے چھپوانے سے غرض ہر ایک مسلمان بھائی فائدہ
عظیم حاصل کرے لہذا قیمت اسکی بہت ہی کم فی جلد از بلا محصول مقرر
ہوئی ناظرین امید قوی ہے کہ بہت جلد یہہ مصنف کے رسالہ

نادر الوجود کو جو ایک بڑا جوہر سمجھکر یون کے مول بکتا ہے محمد یٰسین صاحب
رضوی مالک مطبع رضوی واقع دہلی سے ہاتون ہاتھ خرید فرماکے
اپنے اور اپنے لڑکون کے مطالعہ مین رکھینگے سخاوی چندہ اون جانان
خریدن ۔ تعالی اللہ زہی ارزان خریدن ۔

بقیہ جواب ہدایت المسلمین

ہدایت المسلمین ۔ وے امید ہین پہلا امر ہمکو آدمی محتاج ہین اس
بات کے کہ اپنی ابتدا معلوم کرین کہ ہم کہان تھے اور کس حالت مین تھے
کہان سے اس جہان مین آئے ہین تاکہ اپنی حالت سابقہ کو اس حالت
موجودہ سے مقابلہ کرکے فکر یا شکر کرین ۔

منشور محمدی ۔ اگر اتنی ہی بات ذکر اور شکر کے واسطے ہے اور کچھ
بات نہین ہے تو ہر کوئی بغیر کوئی بتلائے کے بداہتہً جانتا ہے کہ اپنی
ابتدا عدم ہے اور عدم مین تھے اور حالت عدمی مین تھے اور عدم سے
اس جہان مین آئے حالت سابقہ عدم کی تھی اور حالت لاحقہ وجود
کی ہے پھر کیون ذکر و شکر نہین کرتا پہلے امر مین احتیاج کس بات کی
ہے یہ عیان محتاج بیان نہین پس یہہ کہنا اب کوی عقلمند اپنی عقل سے
دریافت کرکے بتلادے کہ تم کہان سے اور کس حالت سے اس جہان مین
آئے ہو لغو ہوا کیا اس جہان مین کس حالت سے آنا بھی کسی پر پوشیدہ
ہو سکتا ہے یہہ تو عیانی اور حسی مقدمہ ہے تنہا آئے فرادی آئے
برہنہ آئے بے یار و مددگار آئے پھر جب آئے تو ادہی نظر آئے ۔
ہدایت المسلمین ۔ بعضے اہل عقل نے یون کہا کہ جیسے کیڑے مکوڑے
مٹی مین سے اور کنکھجورے گوبر سے الیٰ ہذا تک کچھوے مچھلی برسات کے
پانی وغیرہ سے پیدا ہوتے ہین اسطرح تم بھی پیدا ہو گئے ۔

منشور محمدی ۔ اون عقلا کا مطلب یہہ ہے کہ کوی چیز بے سبب نہین ہوتی

یعنے کیڑے مکوڑے کا سبب مٹی ہے اور کنکھجورے کا سبب گوبر وغیرہ
مینڈک کیچوے اور مچھلی وغیرہ کا سبب پانی ہے اسیطرح ہماری
پیدائش بھی بے مادہ نہین ہوئی ہے اگر تم اون سے پوچھے کہ تمہارے
اسباب بھی کوئی ہے تو وے عقل و فطرت سے جواب دینگے کہ
بغیر اسکے کسطرح کوئی چیز وجود مین آوے اس طرح کی گفتگو مین کسی
طرح کی قباحت نہین جسکو قباحت ہے میدان مین لاوین -

ہدایت المسلمین - لیکن چونکہ آج تک کسی نے کوئی آدمی مٹی سے خودبخود
اٹھتا نہین دیکھا نہ سنا اس لئے اوس عقلمند کی بات پر اگرچہ عقلاً
امکان ہو مگر یقین نہین ہوسکتا -

منشور محمدی اگرچہ کوئی آدمی کسی آدمی کو مٹی سے خودبخود اٹھتا
نہ دیکھا نہ سنا لیکن اسکی نظیر کو جیسے کیڑے مکوڑون کو تو مٹی سے
اٹھتے دیکھا ہے اور سنا ہے جب مقیس کے واسطے مقیس علیہ موجود
ہے اور چیز امکان مین ہے نہ خیر امتناع مین تو اس عقلمند کی بات کو
یقین نہین کرنے کیواسطے کچھ سبب معلوم ہوتا سوائے سینہ زوری
کے - فقط باقی آیندہ -

اصول بطلان مذہب عیسائی کے معترض کو جواب

نمبر ۲ - **قولہ** افسوس ان متوفی کو الزام لگانے نہ آیا -

اقول کیون ہنوز ابنا شد مولانا صاحب بیچارے الزام کو کیا
جانتے تھے کاش اگر وہ آپکی شاگردی کرتے تو البتہ الزام لگانا اونکو
آجاتا کیونکہ اس فن مین تو آپ طاق ہین بلکہ ضلع جھنگ مین پاسنگ دیگر
ہو اور اسی سبب آپ انبیا پر گنہ ہونے کے الزامات سے دریغ نہین
کرتے ہو مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا ٹھہراتے ہو اور نعوذ باللہ خدا کی
نسبت ہزارون الزامات بے کم و کاست لگاتے ہو چنانچہ کبھی اوسے

بھلکی کبوتر بنا کر آسمان سے اوتارتے ہو اور کبھی شمعون بنا کر یعقوب سے
رات بھر کشتی لڑاتے ہو اور کبھی آگ کے شعلے بنا کر اوس سے اپنی یلیان
بلاتے ہو اور کہین اوسکو مسیح کے جسم مین بطور اوتار سما دیا اور
کرشن اور اندر وغیرہ کی مانند بناتے ہو اور کبھی کبھی بیدیش یا بابے
اور کے روپ مین اوسی بابل کا بوجھ دیکھنے کے لئے فلک سے اوتارتے
ہو اور کسی وقت اوسے یوحنا کی مکاشفات کے موافق ۴ باب ۲ -
سنگ یشم اور عقیق سا بناتے ہو اور کہیے کا بے مطابق نوحہ یرمیا
۳ باب ۱۰ اور کبھی اوسے بھال اور شیر سا بنا کر گھات مین بٹھلاتے
اور کبھی کبھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر اوسے کھانا کھلاتے ہو اور
اسیطرح اوسی شیشہ مین دھندلا سا نظر آتا بتلاتے ہو الغرض بھلا
ایسے نکات اور الزام اور افتراہم لوگون کو کہان سے آوین اور ہمارے
ایسے نصیب کہان خدا کرے آپکے مانند تکنکی کو بجای صلیب اوٹھا کر
یہ نعمت عظمی اور دولت غیر مترقبہ حاصل کرین جو آپکو عتاب سے نجات پاوین
یہ سب خوبیان ذات شریف پر ختم ہین ہم مسلمانون کا کام الزام
لگانا نہین ہے ہم سب انبیا کو معصوم جانتے ہین اور خدا کی
ذات پاک کو لاشریک اور لاتبدیل مانتے ہین اور موت صلیبی سے اوسے
مبرا اور پاک و منزہ جانتے ہین -

قولہ اس مقام پر مولوی صاحب موصوف ایک اور دعوی از قسم اضغاث
احلام کرتے ہین جہان کہتے ہین کہ عیسائیون کے مسیح تین دن رات
ماوی جہنم مین رہے -

اقول افسوس صد ہزار افسوس کہ آپ تیرہ برس سے عیسائی ہین تا
ہنوز آپ عقاید مذہب عیسوی اور مسائل وغیرہ سے بالکل ناواقف ہین
باوجودیکہ آپ بنام نہاد پادری کے عہدے پر ممتاز ہین مولانا

صاحب کا دعوی از قسم خواب نہین ہے آپ خواب کے سے باتین کرتے ہین بلکہ بیداری مین عالم خواب مین تشریف رکھتے ہین اگر آپ پر خواب غفلت کا غلبہ ہوتا تو آپ کبھی ایسا نفرماتے ہمارے مولانا ممدوح کا دعوی با دلیل ہے مروا دی کسی واقف کار عیسائی سے پوچھکر یہ اعتراض کیا ہوتا ایسے ایسے موٹے مسائل نہین جاتے خدانخواستہ اگر کوئی رکیک مسایل آپ سے دریافت کرے تو پھر خدا حافظ ہے - باوصیکہ آپ بزرگون کے کلام معجز نظام پر اعتراض کرتے ہین درمیان مین تین کمانے نکلتے ہین ؎ ذوق باز یگ طفلان ہے سراسر یہ زمین ہو ساتھ لڑکون کے پڑا کھیلنا گویا ہمکو ؎

اب برائے خدا ناظرین اخبار منصفی کرین کہ مولانا صاحب کا دعوی از قسم اضغاث احلام ہے یا معترض کا چنانچہ عقیدہ جماعیہ عیسایان موصولہ اتہانا سین جو کہ کتاب نماز مین ہے جیسا کہ مجموعہ بدن اور نفس ناطقہ کا انسان ہوتا ہے ایسا ہی مجموعہ اللہ اور انسان کا ایک مسیح ہے اور وہ ہمارے نجات کے لئے مبتلا ہوا اور جہنم مین گیا اور تیسرے دن مردون مین سے اٹھکر آسمان کو عروج کیا اور دیکھو الفاظ جناب پولوس کا خط گلاتیون کو ۳ باب ۱۳ ورس مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلی ملعون ہوا کیونکہ لکھا ہے جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا ہے ملعون ہے اور ایسا ہی پادری تیلبس کو اڈوس راہب اس عقیدے کے بیان مین اپنی کتاب الموسوم خیالات تیلبس اور اوسی نے اوسکو احمد شریف بن زین العابدین اصفہانی کے رسالے کے جواب مین عربی عبارت مین لکھا ہے اور وہ کتاب رومیہ کبری مین موضع بسلوقیت کے اندر ۱۶۶۹ء مین چھپی ہے یون لکھتا ہے الذی مالم لخلاصنا وہ بطالی جہنم

فی الیوم الثالث قام من الاموات ترجمہ یعنی مسیح ایسا شخص ہے جسنے ہماری خلاصی کے لئے دکھ اٹھایا اور دوزخ مین گیا پر تیسرے دن مردون سے جی اوٹھا -

اور پریٹر لوگ مین اتہانیش کے عقیدہ مین جسپر سب عیسائی ایمان لاتے ہین حد عیسوی کے ضمن مین ہل کا لفظ واقعہ ہے جسکا ترجمہ دوزخ ہے اور بیل صاحب اپنی تاریخ مین مارسیونی کے فرقہ کے بیان مین یون لکھتا ہے کہ یہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ عیسی مر کے جہنم مین گیا اور وہان قابیل اور سدوم کے لوگون کی ارواح کو نجات دی -

اور پھر دیکھو کہ کتاب الصلواۃ کے تیسرے عقیدے مین اسطرح مرقومہ ہے جسطرح کہ مسیح ہمارے لئے موا اور دفن ہوا اسیطرح یہ اعتقاد فرض ہے کہ وہ جہنم مین گیا اور جو ادبن باطنی اس عقیدہ کو اسطرح نسخہ مطبوعہ ۱۶۰۳ء سے نقل کیا ہے وغیرہ - شاید معترض صاحب نے میزان الحق کو دیکھا ہوگا کیونکہ مولف کتاب ہذا کو رنے عارضہ کرنے کو اپنے تبسرے عقیدہ حال الاشکال نسخہ ۱۶۲۷ء صفحہ ۱۴ و ۸۲ مین لکھا ہے کہ مسیحی عقیدے مین یہ بات ہے کہ مسیح موت کے بعد جہنم مین گیا اور تیسرے دن قیام و عروج کیا مگر اس جگہ مین جہنم سے ہاوس مراد ہے نہ اصل جہنم اور ہاوس وہ جگہ ہے جو جہنم اور اصل آسمان کے بیچ ہے الخ - تردید اول کی مولف خود تسلیم کرتا ہے کہ مسیح موت کے بعد جہنم مین گیا -

دوم پہلا عقاید مین کہین ایسا ہوتا ہے کہ زمین بولین اور آسمان مراد لین سوم اگر جہنم سے جہنم مراد نہین تھا ہاوس مراد تھا تو ہاوس کیون نہین کہا -

چہارم علماء محققین مسیحی کے نزدیک تو آسمان کا کچھ وجود ہی نہین

جیسا اور بات والے سمجھتے ہین علی ہذا القیاس۔

یہ نجم قطع نظر کہ پہلے لازم ہے کہ اپنے کتب مقدسہ سے ثابت کرین کہ اصل جہنم اور اصل آسمان کے بیچ مین ایک مکان ہاویہ ہے ناظرین اخبار پر روشن ہو کہ اناجیل مین بیت جگہ لفظ جہنم کا واقع ہوا ہے دیکھو انجیل متی باب ۵ آیت ۲۲ اور جو اوسکو احمق کہے جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا ۳۰ اور تیرا سارا بدن جہنم مین ڈالا جاوے۔

واہ واہ یہہ عجب دانائی ہے کہ کوئی شخص اپنے مونہہ سے کہے کہ مین آج شراب خانہ زمین گیا تھا جب مواخذہ ہوتو وہ کہے کہ شراب خانہ سے میری مراد گرجا ہے بھلا دیکھو تو اور جاکر انصاف ہو کہ ایسا عذر نامعقول کون پسند کریگا۔ المختصر جناب پادری فنڈر صاحب نے تو مان لیا ہے کہ ضرور مسیح موت کے بعد جہنم مین گیا مگر وہ عذر جہنم سے مراد ہاویہ ہے تحریر کیا کہ جسکی تردید مذکورہ بالا ہو چکی ہے مگر جناب معترض صاحب نے جہنم اور ہاویہ دونوں سے انکار کیا ہے نہین معلوم ان عیسائیون سے علیحدہ ہمارے پرانے مہربان معترض صاحب کن سا نیا عقیدہ حضرت مسیح کی بابت رکھتے ہین لہذا اون کو واجب لازم ہے کہ وہ مسیح کی موت اور جہنم یا ہاویہ مین جانیسے انکار تحریر فرماوین اور نہین تو ہمارے اعتراضات مسبوق الذکر کے جوابات ارقام کرین اور اگر یہہ بہی نہو سکے تو پھر آپہی خیال کرین کہ کسکا دعوی از قسم اضغاث احلام ہے اور کسکی تاویل پیچ و پوچ لچر ہے۔

یہہ طرفہ ماجرا ہے کہ اب ہمین ایسے ویسے عیسائیون کو اپنے مقابلہ مین اون کے عقاید کے مسایل اونہین سکہانے پڑتے ہین اور یہہ اور زیادہ حیرت انگیز قصہ ہے کہ مشنری لوگ کیون اونکے عقیدہ کی خبر نہین لیتے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ حکمت عملی سے اون بیچارے

پادریون کو دم دیکر پھسلا لیتے ہین اس امید اونکی تنخواہ کہلے کہلے نہین جاتے مگر لوگون کو یاد ہے کہ کان کی بالی ایکبار چڑہتی ہے فقط۔ باقی آیندہ رقم میرزا موحد۔

مسیح کی انسانیت کا اثبات

تم ہو بت تمکو یہہ پندار خدائی کیون ہے
تم خداوند ہی کہلاؤ خدا اور سہی ۔۔

شمس الاخبار لکھنؤ نمبر ۴ جلد ۱ مطبوعہ ۱۵ مارچ ۱۸۷۴ء مین ایک مضمون مسمی مسیح کی انسانیت کا ثبوت میری نظر سے گزرا چونکہ کتب رد نصاریٰ مصنفہ علمای اسلام مین مضمون اسکی تردید کے ابتدا و انتہا مین اور جناب فشور محمدی مین اسکا تذکرہ ہو چکا ہے اسلئے ضرور نہین معلوم کہ صاحب شمس الاخبار نے کیون مظلوم مسیح کو جوش دیا اور اس سودای خام کو خرافت آمیز سے ناظرین اخبار کو ہنسایا اور لطف یہہ کہ عقل سے منہ موڑکے آیات اناجیل مرجع حال ہے کہ جنپر ہمارا شک و شبہہ ہی اپنے دعوے بے بنیاد کے لئے اونہین ناحق پیش کیا کیونکہ اناجیل کے آیات مین کہین مسیح کو خدا کا بیٹا اور کہین انسان کا بیٹا لکہا گیا ہے باین ہمہ بیٹے کا لفظ جسمین پہلوانی اور عالمون کو لکہا ہوا موجود ہے بلکہ سنکے جگہہ بت پرستون کو بھی اس بخشش اور دولت عظمی مین شامل کیا گیا ہے اب سنئے ذکر اون مواضع کا جنمین مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے چنانچہ۔

قولہ زیرا کہ متی کی انجیل کے ۳ باب ۱۷ - آیت مین مرقوم ہے کہ جب یسوع خداوند یوحنا سے بپتسما وہندہ کے ہاتہہ سے یردن مین بپتسما پاتا تھا آسمان کہل گیا اور دیکہو کہ آسمان سے ایک آواز یہہ کہتی آئی کہ یہہ میرا پسر عزیز ہے کہ جس سے مین خوش ہون

جواب واہ واہ کیا خوب ایسی انجیل مین لکھا ہے کہ جناب مسیح انسان کا بیٹا تھا جیسا کہ ہم لوگونکو بھی بطور پیشگی صاحب شمس الاخبار کرتے ہین کتاب متی باب ۱۷ ورس ۱۲ پر مین تمہین کہتا ہون کہ ایلیا تو آچکا لیکن اوہونے اوسکو نہین پہچانا بلکہ جو چاہا اوسکو ساتھ کیا اسیطرح انسان کا بیٹا بھی اون سے دکھ اوٹھاویگا انتہی پھر کتاب مذکور باب ۲۰ ورس ۲۷ جو تم مین سردار بنا چاہے تمہارا نوکر ہو ۲۸ چنانچہ انسان کا بیٹا اس لئے نہین آیا کہ خدمت لی جاے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتون کے بدلے فدیہ دے انتہی! پھر کتاب مذکور باب ۲۴ ورس ۲۷ کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوندتی اور پچھم تک چمکتی ہے ویسا ہی انسان کے بیٹے کا آنا بھی ہوگا۔ پھر کتاب مذکور باب ۲۶ ورس ۶۳ تب سردار کاہنون نے کہا مین تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہون کہ ہمین کہدی کہ تو مسیح خدا کا بیٹا ہے ۶۴ یسوع نے اوسے کہا تو ہی نے کہا ہے پر مین تمہین کہتا ہون کہ اسکے بعد تم انسان کے بیٹے کو قادر مطلق کے دہنے طرف اور آسمان کے بادلون پر آتے دیکھوگے انتہی!

پس اسکے سیر و مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اطلاق ابن اللہ کا توریت و انجیل مین مختلف و قعون مین وارد ہوا ہے یعنی کہین پیغمبر و استباز پر بولا جاتا ہے اور کہین پہلوان و عالم کو بھی کہا جاتا ہے طرفہ ماجرا یہ ہے کہ خدا کے بیٹے تو بجائے خود رہے بہت سے شیطان بھی پائی جاتی ہین تفصیل اس اجمال کی اسطرح پر ہے کتاب پیدایش باب ۶ ورس ۲ انہون مین زمین پر پہلوان تھے اور بعد اوسکے بھی کہ خدا کے بیٹے آدم کی بیٹیون کے پاس گئے تو اون سے لڑکے ہوے کتاب خروج باب ۴ ورس ۲۲ حکم خدا کا موسیٰ کو تب تو فرعون کو یون کہیو کہ خداوند نے یون فرمایا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا ہے بلکہ میرا پہلوٹا بیٹا ہے۔ کتاب استثنا باب ۳۲ ورس ۱۹ در شکایت گناہگارون اور جب خداوند نے یہ دیکھا تو اون سے نفرت کی کہ اوسکی بیٹی اور بیٹون نے اوسے غصہ دلایا۔ ۲۰ کہ مین اونسے منہ چھپاؤنگا تا کہ مین دیکھون کہ اونکا انجام کیا ہوگا انتہی۔ پھر دیکھو کتاب سموئیل دوم باب ۷ ورس ۱۴ میں سلیمان خدا کا بیٹا۔ اور مین باپ ہونگا اور یہ میرا بیٹا ہوگا الخ اب جاے تعجب ہی کہ اسی کتاب مین یون بھی لکھا ہی کہ سلیمان پر خدا کا کلام اترا باوجود اسکے کہ سلیمان نے ہزار جورو کی اور انہین کی لحاظ سے بت پرستی کی اور مکان بنائی اور بتون کی روبرو بخور جلایا۔ پس ایسی شخص کو بھی خدا اپنا بیٹا کہتا ہے سو اسلئے اب صاحب شمس الاخبار کو یاد رہے کہ یہان جناب مسیح کی کیا خصوصیت رہے۔ **قولہ** اور سوچنا چاہیے کہ مسیح نے خود اپنی ابنیت کا دعوی کیا **اقول** ہان صاحب ایسی بیجا دعوے کرنے اور انہون نے یہ دن دیکھے چیختے چلاتے بلکتے صلیب پر کھینچے گئے اور سنگسار ہوے چنانچہ دیکھو یوحنا کی انجیل ۱۰ باب ۳۳۔ آیت یہودیون نے اوسے جواب دیا اور کہا ہم تجھے اچھے کام کی بابت نہین بلکہ کفر کی بابت سنگسار کرتے ہین اس لئے کہ تو انسان ہوکے اپنے تئین خدا بناتا ہے۔ ۳۴ یسوع نے اونہین جواب دیا کیا تمہارے شریعت مین نہین لکھا کہ مین نے کہا کہ تم خدا ہو۔ اسیطرح کتاب داؤد زبور ۸۲ ورس ۶ خدا تعالی کتاب والون کو خطاب کرکے کہتا ہے مین نے کہا کہ تم سب خدا ہو اور ہر ایک تم مین سے خدا کا فرزند ہے۔ پس زبور و انجیل یوحنا کے آیات ملانے سے ثابت ہو چکا ہے کہ حاکم لوگ باعتبار کامل تربیت کے خدا اور نعوذ باللہ

نہ اکہ بیٹے کہلاتے تھے اور اس خطاب کو دیکھو کتاب یوحنا باب ۱ ورس ۱۲ پر جتنون نے اوسے قبول کیا اونہین اوسنے خدا کے فرزند ہونیکا اقتدار دیا یعنے اونہین جو اوس کے نام پر ایمان لاتے ہین - ۱۳ وے نہ لہوسے نہ جسم کی خواہش سے نہ مرد کی خواہش سے بلکہ خدا سے پیدا ہوے ہین انتہی -

اور دیکھو یوحنا کی آخیل ۲۰ باب ۱۷ اور اس مین اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس چڑہ جاتا ہون -

آیات مذکورہ بالا کے مضامین سے صاف صاف پایا جاتا ہے کہ مسیح پر ایمان لانے والے سب خدا کے بیٹے ہین پھر اتنا تردد صاحب لنبار کیون ناحق کرتے ہین کیونکہ آدم بھی خدا کا بیٹا ہے اور اسرائین پہلوٹا بیٹا ہے اور حضرت داؤد بھی بیٹا ہے اور سلیمان بھی بیٹا ہے اور جناب مسیح بھی بیٹا ہے اور اسپر ایمان لانے والے بھی خدا کے بیٹے ہین تو اب مسیح کے بیٹے ہونے کا ثبوت آپ کیون بڑی تلاش سے لکہتے ہین اسلئے دانا لوگ اپکی کتب کو نہین پڑہتے کیونکہ اونکی پڑہنے سے انسان کے دل مین ہزارہا توہمات پیدا ہوتے ہین اور جب اون آیات کا ثبوت آپ سے طلب کیا جاتا ہے تو آپ لوگ کہلوکے بیل کیطرح اناجیل کے حلقہ مین دورہ کرتے ہین اور عقل و خیال کو بالای طاق رکہکر آیات مصنوعی کو مکرر سہ کرر سناتے ہین علی ہذا القیاس اس وقت آپنے مضمون کے آغاز مین عقل کی خوبصورتی خراب کی ہے ایسا ہی اگر اور کوی اہل مذاہب اپنے کتاب آسمانی سے اپنا دعوی پیش کرے تو آپ فرمایا کرتے ہین کہ یہ قرین قیاس نہین ہے اور برعکس عقل و فکر کے ہے چنانچہ اپنے سوا آپنے اپنے مضمون مین غیر قوم کو ملحد لعین لکہا ہے

لہذا اپنے تئین باین عقل و فہم دیندار سمجہا ہے -

اسوقت صاحب اخبار کو سمجہنا چاہیئے کہ جسطرح آپکو صرف اپنے مذہب کے کتاب پر ایمان لانے سے بلا دلیل عقلی ہر ایک مسئلہ کو سچا قرار کرنا لازم جانتے ہین تو پھر آپ کو دوسرے مذہبون کے کلام مین اعتراض ہے بھی اپنے بید اوستا سے اوتاروں کا ہونا مثلاً رامچندر اور کرشن اور گنیش اور مہادیو وغیرہ ثابت کر سکتے ہین اور اپنے کتابون کو آسمانی اور الہامی کہتے ہین - کیا معنی کہ جو خدا مسیح کی صورت مین اپنے الوہیت دکہا سکتا ہے اوسکو مہادیو وغیرہ کے اجسام مین بطور اوتار آنا کیا مشکل ہے کیا اوسنے بیرجسم مسیح کے اور کسی جسم مین آنیکے قسم کہائی ہے نہین صاحب جب وہ بشکل کبوتر مسیح پر اترا اور آگ کے شعلہ ہو کے حواریون پر بیٹہا تو کیا مختلف اشکال مین آنا اوسکے دشوار ہی ہرگز نہین - ای صاحب ہمارا تو اس عقیدہ کو سلام ہے آپکا اپنا اختیار ہے اور اپنا قلم ہے جو دل مین آوے لکہیے گا خالق کو مخلوق اور مخلوق کو خالق بنا لیجیگا مگر آپ اگر مرد میدان ہین اور منصف مزاج اور محقق آدمی ہین مسیح کی الوہیت پر جو ہمارے اعتراضات ہین اونکی جوابات از روئے عقل ارقام فرمائے گا ورنہ ناحق قیمتی اوقات کے اوراق سیاہ کرنے آپکو اختیار ہین وہ یہ ہین -

اول مسیح کا ابن اللہ ہونا عند العقل بالکل باطل صریح ہے کیونکہ ابن مین جنس اب ہوتا ہے جیسے بکری من جنس بکری اور گاؤ من جنس گاؤ اور انسان من جنس انسان کا جنس ایک امر مشترک اب اور ابن مین جیسے حیوانیت ہوتی ہے امر مشترک درمیان بکرے اور بچہ بکری اور انسان اور بچہ انسان کی ہے اگر مسیح نعوذ باللہ ابن خدا ہو تو ضرور ایک امر مشترک درمیان خدا اور مسیح کے ہوگا کہ

بلکہ لفظ جنس تعبیر کیا جاوے یہہ بھی ظاہر ہے کہ جن دو چیزون مین امر مشترک ہوگا تو ضرور ایک امر مابہ الامتیاز کہ جن وجہ سے اون دو چیزون کو دو کہتے ہین ہو جیسے انسان اور شیر مین امر مشترک حیوانیت ہے کہ جس وجہ سے ہر دو کو حیوان کہتے ہین تو مابہ الامتیاز جیسے ناطقیت واسطے انسان کے کہ جس سبب سے انسان کو انسان اور متمیز تبہ واسطے تشیم کے کہ جن بعہ سے شیر کو شیر کہتے ہین ہونا ضرور ہے بحسب اسی قاعدہ مسلمہ کے لازم آیا کہ خدا بھی دو جز سے مرکب ہو ایک مابہ الاشتراک یعنے جنس دوسرا مابہ الامتیاز یعنے فصل ویسے مسیح بھی دو جز سے مرکب ہوگا ظاہر ہے کہ ہر مرکب اپنی اجزا سے بعد ہوتا ہے یعنے اوس کے اجزا اوس پر مقدم ہوتے ہین جیسے پیالہ کے اجزا یعنے مٹی اور پانی مقدم ہین وجود پیالہ پر ویسے خدا کے اجزا معدوم ہونگے وجود خدا پر تو خدا کا حادث غیر قدیم ہونا لازم آیا نیز محتاج ہونا اپنے اجزا کے طرف لازم آیا کیونکہ ہر مرکب اپنے اجزا کیطرف محتاج ہوتا ہے اسلئے کہ بغیر اون کے وجود اسکا محال ہے حاصل کلام کہ بر تقدیر تسلیم مسیح کو ابن خدا ہونیکی یہہ دو محال لازم یعنے حادث غیر قدیم اور محتاج ہونا خدا کا لازم آتے ہین ظاہر ہے کہ مستلزم محال خود محال ہوتا ہے ابن اللہ ہونا بھی عند العقل محال ہوا کہ جسکے تسلیم کرنے سے یہہ محال لازم آیا۔

دوم مسیح پر بطریق حقیقی ابن اللہ کا اطلاق ہے یا بطریق مجاز ہمارے نزدیک توراۃ و انجیل کے آیات متذکرہ بالا سے اطلاق بطور حقیقی ہرگز ثابت نہین ہوتا بلکہ جو الفاظ جناب مسیح کے حق مین وارد ہین وہی الفاظ بعینہ اور انبیا کے حق مین وارد ہوے ہین اب سمجھنا چاہئے کہ توراۃ و انجیل کی بھی بالکل باطل ہے اس واسطے کہ

اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ سب ملایکہ کا تولد روحانی ہو کیونکہ ان کے جسم انسانی نہین اور ایسا ہی ہر انسان مین روح اور جسم ہے تو ہر عیسائی ہونیکی بھی ہم سب بنی آدم روحانی ابن اللہ ہونی چاہئے۔

باقی آیندہ۔ رحیم میرزا موحد۔

جواب سوال حل طلب

نور افشان نمبر ۲۱ جلد ۲ مطبوعہ ۲۱-مے ۹۲ء مین ایک سوال حل طلب میرے نظر سے گذرا مین نے چند روز انتظار کیا کہ اس سوال کا جواب دیگر علمار اہل اسلام کیا لکھتے ہین مگر ہنوز باوجود توقف مطالب کسی صاحب نے جواب ارقام نفرمایا اس لئے راقم نے محض لغرض رفع انتظار سایل اسکا جواب لکھنا تکلیف بجا ناچونکہ وہ سوال گمنام ہے اور سایل تہنی کے آڑ مین شکار کھیلا چاہتا ہے پیشتر اوس سوال کے بعینہ نقل لکھنا مناسب ہے بعد اوس کے جواب مفصل لکھا جائیگا۔

سوال اہل ہنود و پارسی و عیسائی و دیگر مذاہب مین سے اہل اسلام کو کسکے ساتھ زیادہ اتحاد و ارتباط رکھنا ازروے شرع محمدی لازم و مناسب ہے مہربانی کرکے جواب مین حوالہ آیات قرآنی و احادیث کا بھی مفصل ارقام فرماوین۔

جواب واضح ہو کہ اہل اسلام کو اتحاد و ارتباط رکھنا ازروے شرع محمدی کی اپنے بھائی اہل اسلام کے ساتھ لازم و مناسب ہے اور مشرکین سے بالکل اپنا خلا ملا رکھنا جایز نہین ہے بلکہ ایمان والون کی یہی پہچان ہے کہ وہ لوگ خدا کے دوست کو اپنا دوست جانتے ہین اور اوس کے دشمن کو اپنا دشمن سمجھتے ہین کیونکہ دشمن خدا مسمی شیطان ہے جو ہر وقت خدا کے ایماندار بندون کو گمراہ پہونچاتا ہے اور اونکے دلون کو وسواس شیطانی و شرک و بدعت و افعال قبیحہ

دیغرہ کے طرف مائل کرتا ہے اور خدا تعالی کی طرف سے پھیر کر اپنے
طرف رجوع کرتا ہے اسواسطے دشمن ایمان سے دشمن جان اچھا ہے
کیونکہ اوسکی دشمنی صرف جان کو اذیت پہونچاتی ہے لیکن مگر دشمن
ایمان کمبخت بڑے ایک شی بے بہا جو دولت اور عزت اور جان
وغیرہ سے بھی لاکھون کیا بلکہ بے انتہا درجہ عزیز ہے یہ ایمان یہ
اوسے نقصان پہونچاتا ہے اور اپنے ساتھ بی ایمان بناکر بقول
مشہورہ مین توڈبلون ہون صنم تجھکو بھی لے ڈوبون کا تو ہی
اور دوزخ کا سیر کراتا ہے - اب بھائی آدمی غور کر سکتا ہے کہ
مشرک آدمی جو دشمن خدا ہے اوسکے اتحاد چند روزہ کے لئے اپنے
پیارے ایمان کو برباد کر دینا نہایت حماقت اور نادانی ہے لو
لطف یہ شعر عمر بھر کا تو نے پیمان وفا باندھا تو کیا -
عمر کو بھی تو نہین ہے پائداری ہای ہای - مخفی نرہے کہ اتحاد کی
معنی ہے ایک ہونا - اور دوستی اور اسیطرح ارتباط کی معنی ہے دو
ربط کرنا - ملانا - جب کسی مشرک اور بی ایمان کے ساتھ کوئی
مسلمان ہوکر دوستی پیدا کریگا تو اوسکے ساتھ ایک رنگ ہونے کے لئے
جب تک یکرنگی اختیار نہین کریگا تو یہ ناممکن ہے کہ محبت کا یک رنگ
ہو جب دو دل ملتے ہین تو ایک ہوتے ہین جب ایک ہوے تو نہ
فرق رہا درمیان ایک دوسرے کے مثلاً ایک شخص اوباش ہے جو دن
رات رنڈی بازی اور شرابخواری کے سوا اور کچھ شغل نہین رکھتا جب
کوئی شخص اوسکے ساتھ زیادہ اتحاد اور ارتباط پیدا کیا چاہئے تو کیونکر
ہو بجز اسکے کہ اوسکی خوشنودی مزاج اور اتحاد کے خاطر رنڈی
بازی اور شرابخواری اختیار نہ کریگا تو کبھی اوس اوباش کی دلکی
کلی اوس کے ساتھ نہین رہیگی اور ایسا ہی پارسا کا حال ہے -

شعر بارسا ایسا نہ سمجھ اے نادان - کہ بود ہم طریق رندان
الغرض دوست کے لئے دوست کیا کچھ اور نہین کرتے اور صحبت کے
دل مین گھر کرنے کیواسطے کیا کیا سوانگ اور روپ نہین بھرتے -
شعر مے نے قشقہ بھی دیا ترک مسلمانی کی - چین کافر نے کئی شوخ کے
پیشانی کی - لیکن یہ تیرے بھلوے فریفتہ کوئی - تو نے بی آپس
بھلی دلکی نگہبانی کی - ای بھائی محبت بری شی ہے جو کام عقل و
فکر مین نہ آوے یہ کمبخت کر دکھاوے بکو یا دہی لذیذ بخشم دیدیہ
حالہ ہی کہ ہمارے ملک پنجاب مین ایک جناب رئیس اعظم کا دل ایک
عیسائی لڑکی پر چلا گیا وہ اوسکے حسن و جمال پر فریفتہ ہوکر اوہی
کے گرجے کیطرف رجوع ہو گئے چنانچہ اون کے خاطر اوہنون نے اپنے
محلات سرا کے سامنے ایک گرجا بنوایا اور بہت سے عیسائیون کو
اپنا نوکر رکھا اونکی برابری کے لوگون کو بھی اچھی معقول عہدون
پر سرفراز کیا اور آپ اوس محبوبہ کے بھلا مطباغ پایا اور جب
رسومات ظاہری مذہب عیسوی کی پوری ہو چکین تو پھر ایک پادری
صاحب نے اچھا دن دیکھکر اونکا نکاح کر دیا کچھ دنون تو جناب اور لیڈی
کی خوب بنی جب لیڈی صاحبہ کے بچپن سے جناب کا دل کٹھا ہو گیا تو
آپنے ایک لخت اون کے برادری کے عیسائیون کو موقوف کر دیا اور لیڈی
کو اپنے ریاست سے نکال دیا اور اپنے قوم ہنود کے لڑکی سے
اپنا اور بیاہ کر لیا اور ایسے ویسے بہت سے واقعات عجائب و غرائب
وقوع مین آتے ہین کہ جنکے بیان کے لئے مثنوی کے مانند فرصت درکار ہے
اور یہہ بھی معلوم نہین ہے کہ سایل صاحب کا کونسا مذہب ہے اور اوس مذہب
کی امت ہین کا شکے اگر اونکا عقیدہ بھی معلوم ہوتا وہ اس مجلس
مین گمنام ہوکر سوال نہ لکھتے تو اون کے عقیدہ کے موافق انونکی کتب سے